بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾

مرکزی میڈیا آفس

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

منگل، 27 جمادی الاول، 1439ھ | 13/02/2018 | نمبر: 1439 AH/011

پریس ریلیز

(مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا)

"جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر انہوں نے اس (کے بارِ تعمیل) کو نہ اٹھایا، ان کی مثال گدھے کی سی ہے جن پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں" (الجمعہ: 5)

سوال یہ ہے کہ: شام سے یمن، لیبیا سے مصر اور عراق تک یہ افواج، ملیشیائیں اور تنظیمیں کس کے لیے لڑتی ہیں؟ کون کس کو مارتا ہے اور کیوں مارتا ہے؟ بات بالکل واضح ہے کہ کفار ممالک امریکہ، اور اس کے اتحادی اور روس کی افواج کو مسلمانوں کے قتل عام سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور وہ جہاں کہیں جاتیں ہیں بغیر کسی انسانیت اور اخلاقیت کے تباہی و بربادی پھیلانے میں ذرا ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کرتیں۔ لیکن جو بات واضح نہیں ہے، جس کی کوئی وضاحت نہیں ہے اور سمجھ سے بالا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان افواج یمن، عراق، شام، مصر اور ترکی میں حکمرانوں کے احکامات پر مسلمانوں کو قتل کر رہی ہیں جو درحقیقت ان حکمرانوں کے مغربی آقاوں کے احکامات ہیں۔

کرد ملیشیائیں شام اور عراق میں آزاد علاقے کے قیام کے لیے لڑ رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ خطے کے نقشے پر ایک آزاد قومی وحدت کا قیام عمل میں لائیں جبکہ خطے کا یہ نقشہ برطانیہ نے خلافت کو برباد کرنے کے بعد تخلیق کیا تھا۔ اور یہ کرد ملیشیائیں اس مقصد کے حصول کے لیے اس بات کی بالکل پرواہ بھی نہیں کرتیں کہ وہ شیطان کے ساتھ اتحاد کر رہی ہیں چاہے وہ برطانیہ ہو یا امریکہ یا یہودی وجود ہی کیوں نہ ہو۔ اگرچہ کردوں کے آباؤاجداد نے صلیبیوں کو شکست دینے کے لیے جو کارنامے انجام دیے تھے وہ اس قابل ہیں کہ انہیں نور سے لکھا جائے اور اس قدر ہیں کہ ان کو لکھنے کے لیے کئی صفحات درکار ہیں۔ دوسری جانب اردوان دعویٰ کرتا ہے کہ ترکی کی قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے ترک آرمی کو لازماً شمالی شام اور عراق میں مسلمانوں کا خون بہانا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ اس عظیم فوج کے آباؤاجداد نے کئی صدیوں تک اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے جہاد کے جھنڈے کو بلند رکھا یہاں تک کہ انہوں نے دو بار ویانا کا بھی محاصرہ کیا تھا۔

یمنی ملیشیائیں ملک میں اختیار اور حکومت پر قبضے کے لیے ایک دوسرے سے لڑ رہی ہیں اور انہیں مسلمانوں کے خون کی حرمت کا کوئی احساس نہیں ہے۔ انہیں اپنے اس شرمناک اعمال کی انجام دہی میں ایران کے چالاک حکمرانوں اور نام نہاد عرب اتحاد، جس کی سربراہی آل سعود کی ریاست کر رہی ہے، کی حمایت حاصل ہے۔ یہ دونوں ہی آگ پر تیل ڈال رہی ہیں تاکہ لڑائی کو مزید بھڑکایا جائے اور اس مجرمانہ جنگ میں ملوث گروہوں کو مزید مدد و معاونت فراہم کر رہے ہیں جنھوں نے یمن کو تباہی و بربادی کے مرکز میں تبدیل کر دیا ہے جبکہ اس کے لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہاں کے لوگ ذہین اور ایمان والے ہیں۔

مصر میں مجرم حکمران نہ صرف ہزاروں مسلمانوں کو جیلوں میں ڈال رہے ہیں اور انہیں جبر کا نشانہ بنا رہے ہیں بلکہ مصری فوج کو اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ وہ سینائی میں قتل و غارت اور تباہی پر مبنی آپریشن کریں جبکہ اس فوج کے آباؤاجداد نے وحشی تاتاریوں کی فوج کی عین جالوت میں کمر توڑ دی تھی۔ یہ حکمران اسرا و معراج کی زمین، فلسطین کو یہود کے پنجے سے آزادی اور مسلم ممالک کو صلیبی افواج کی نجاست سے پاک نہیں کرتے جنھوں نے کرپشن پھیلا رکھی ہے لیکن یہود کے تحفظ اور واشنگٹن کے احکامات پر عمل درآمد کی یقین دہانی کراتے ہیں۔

شام میں ایران اور ملیشیاء جھوٹے نعروں کے سائے میں، ایسے نعرے جن سے امام حسینؓ نے خود کو الگ کر رکھا تھا، مسلمانوں کا خون بہانے میں روسی قابض افواج کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہیں۔

اے مسلمانو! تمام جہانوں کے مالک، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ پر لازم کیا ہے کہ آپ متحد اور یکجا اور اختلاف و انتشار سے دور رہیں، **(وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ)** "اور اللہ کی اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی" (الانفال: 46)۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بغیر کسی حق کے خون بہانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے: **«لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»** "میرے بعد (یعنی میری موت کے بعد) کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی کے لیے غیر مسلمانوں کو اتحادی بنانے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ یہ کہ مسلمانوں کا قتل کرنے میں ان کی مدد کی جائے؛ صحیح حدیث میں یہ بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ سے کہا، **«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ»** "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، مومن کی حرمت (یعنی مومن کے جان و مال کی حرمت) اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ ہے"۔

ٹیلیفون/فیکس: 009611307594 موبائل: 0096171724043
ای میل: media@hizb-ut-tahrir.info
حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info

تو اے مسلمانوں تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم حکمرانوں کے سامنے خاموش کیوں ہو جو دن رات کھلم کھلا غداری کرتے ہیں، کفار سے دوستیاں نبھاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہاتے اور ملک کو تباہی کی دلدل میں دھکیلتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کے نفاذ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں جبکہ شریعت آپ سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور انہیں جرم کرنے سے روک دیں؟

یہ ذمہ داری سب سے زیادہ اہل قوت اور آپ پر ہے جو حکمرانوں کو ان کے جھوٹ سے اس طرح روک سکتے ہیں کہ انہیں تبدیل کر دیں۔ اسی طرح یہ ذمہ داری علماء پر بھی ہے جو انبیاء کے وارث ہیں کہ وہ ان جابروں کے سامنے حق گوئی کا مظاہرہ کریں جنہیں ایمان والوں کی کسی عزت کا کوئی پاس نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں اُس بات سے خبردار کر رکھا ہے جس کا شکار بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے تھے جب وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پسندیدہ تھے: **(مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا)** "جن لوگوں (کے سر) پر تورات لدوائی گئی پھر انہوں نے اس (کے بار تعمیل) کو نہ اٹھایا، ان کی مثال گدھے کی سی ہے جن پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں" (الجمعہ: 5)۔

اور یہ اُس وقت ہوا تھا جب انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قانون کی دعوت، اشاعت اور اُس سے رجوع کرنے سے منہ موڑ لیا تھا، تو انہوں نے اسے چھپایا اور دوسروں تک نہیں پہنچایا۔ لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اس گدھے سے تشبیہ دی جس پر کتابیں لدی ہوں اور وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا؛ کیونکہ ان کتابوں میں جو موجود ہوتا ہے وہ انہیں سمجھ ہی نہیں سکتا اور اس طرح اُس ہدایت سے فیضیاب نہیں ہوتا؛ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اُن لوگوں کی مثال دیتے ہیں جو ہم سے پہلے گزرے تھے تاکہ ہم سبق اور عبرت حاصل کریں اور جو اللہ نے بھیجا ہے اس کی دعوت کے علمبردار بنیں۔ ہمیں محتاط رہنا چاہیے کہ کہیں ہم بے شرمی کے کام میں مبتلا نہ ہو جائیں بلکہ اللہ نے جو ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے ہمیں اسے پوری استقامت کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے ورنہ ہم اللہ کی آیات کو جھٹلا رہے ہوں گے۔ لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بات کو یہ کہہ کر پورا کیا کہ: **(بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ)** "جو لوگ اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں ان کے مثال بری ہے۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا" (الجمعہ: 5)۔

لہٰذا اللہ کی پکار کا جواب دو جب وہ تمہیں پکارتا ہے اور آپ کے لیے یہی زندگی کا باعث ہے۔ حکمرانوں کی رسیاں کاٹ ڈالو جو اللہ، اس خطے اور دین کے دشمنوں سے جڑی ہیں، اور ان لوگوں کے ساتھ کام کرو جو نبوت کے منہج پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کر رہے ہیں:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ)

"مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب اللہ کا رسول تمہیں اس کام کے لیے بلاتے ہیں جس میں تمہارے لیے زندگی ہے" (الانفال: 24)

ڈاکٹر عثمان بخاش
ڈائریکٹر
مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر